جائز و ناجائز حیلے

محمد ارشد، شعبہ علومِ اسلامیہ
گورنمنٹ اسلامیہ ڈگری کالج، نارووال

ہم اپنے موضوع پر گفتگو کرنے سے قبل حیلے کے مفہوم کو مختصراً بیان کرتے ہیں تاکہ بعد ازاں بحث کو بطریق احسن سمجھ سکیں۔

حیلے کا مفہوم:

(۱) صاحب منجد لفظ حیلہ کا معنیٰ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

الحذق وجودة النظر (۱) ذہانت اور فکر ونظر کی عمدگی۔

(۲) ابن نجم حیلے کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

و هی الحذق فی تدبیر الامور وهی تقلیب الفکر حتی یهتدی الی المقصود (۲)

حیلہ امور کی تدبیر میں ذہانت کا استعمال ہے اور اس میں فکر کو اس طرح تبدیل کرنا ہوتا ہے کہ اس کے مقصود تک رہنمائی مل جائے۔

(۳) ابن تیمیہ اس حوالے سے یوں رقمطراز ہیں کہ حیلہ تحول سے مشتق ہے اور اس کا معنیٰ حسب ذیل ہے۔

نوع مخصوص من التصرف والعمل الذی هو التحول من حالٍ الی حالٍ (۳)

تصرف اور عمل کی خاص قسم جس میں ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف تبدیلی ہوتی ہے۔

اس کے بعد عرف میں اس کا استعمال اس معنیٰ میں ہے:

الطرق الخفیة التی یتوصل بها الرجل الیٰ حصول غرضه بحیث لا یتفطن له' الا بنوع من الذکاءِ والفطنة (۴)

ایسے پوشیدہ طریقے جس کے ذریعے آدمی اپنی غرض و غایت حاصل کرے اور یہ چیز ذہانت و فطانت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں

اگر یہ مقصود اچھا ہوگا تو حیلہ بھی اچھا اگر مقصود برا ہوتو پھر حیلہ بھی برا ہوگا۔

(۴) امام راغب اصفہانی حیلے کی تعریف یوں کرتے ہیں:

الحیلة ما یتوصل به الی حالة ما فی خفیة واکثر استعمالها فیما فی تعالمیه خبث وقد تستعمل فیما فیه حکمة (۵)

جو چیز خفیہ حالت کی طرف لے جائے اس کو حیلہ کہتے ہیں اور اس کا اکثر استعمال ایسے امور کے بارے میں ہے جس کی مشغولیت میں خبث و ناپاکی ہوتی ہے اور کبھی اس کا استعمال ایسے امور کے بارے میں بھی ہوتا ہے جس میں حکمت ہو۔

ان تعریفات سے واضح ہوا کہ حیلہ فی نفسہ برانہیں ہے بلکہ اس کا استعمال غلط یا درست مقاصد کے لئے ہوسکتا ہے۔ اس لحاظ سے جائز حیلے بھی ہیں اور ناجائز حیلے بھی۔ ذیل میں ان دونوں اقسام کی باقاعدہ تعریف بیان کی جاتی ہے۔

جائز حیلے:

جن شرعی حیلوں کا مقصود اثباتِ حق، رفعِ باطل یا ضروری سہولت بہم پہنچانا ہو وہ حیلے شرعی اعتبار سے جائز ہیں کیونکہ ان سے منشاء شریعت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ بشرطیکہ ایسے مقصود کے حصول کے لئے جائز اور مباح طریقہ اختیار کیا جائے۔ (۶)

ناجائز حیلے:

ایسے حیلے جن کا مقصد ابطال شرع اور کسی کو اس کے حق سے محروم کرنا ہو وہ حیلے شرعی اعتبار سے ناجائز ہیں۔ ناجائز حیلوں کی تین صورتیں ہیں۔ (۷)

i حیلہ اور اس کا مقصود دونوں حرام ہوں جیسے زنا کی حد سے بچنے کے لئے شراب پینا۔

ii حیلہ فی نفسہ مباح ہو مگر اس سے مقصود حرام ہو جیسے سفر ڈاکے کے لئے۔

iii طریقہ اور حیلہ حرام ہو مگر مقصود حق ہو جیسے سچی بات ثابت کرنے کیلئے دو جھوٹے گواہ قائم کرنا۔

جائز و ناجائز حیلے کی تعریف کو سمجھنے کے بعد دونوں طرح کے حیلوں کے دلائل کا تذکرہ کیا جائے گا جس سے یہ بات بھی ثابت ہوگی کہ دونوں طرح کے حیلے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ جائز و ناجائز حیلوں کا دائرہ کار اور امثلہ بھی سامنے آئیں گی۔

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

جائز حیلے کے دلائل:

سب سے پہلے جائز حیلوں کے قرآن وحدیث میں چند دلائل کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) حضرت ایوب علیہ السلام کے لئے قسم پورا کرنے کا حیلہ:

قرآنِ کریم میں اس حوالے سے یوں حکم ہے: **خذ بیدک ضغثاً فاضرب به و لا تحنث** (۸)
اپنے ہاتھ میں گھاس کا مٹھا پکڑ پھر اس سے مار اور قسم نہ توڑ۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے حالت مرض میں اپنی بیوی پر نارض ہو کر قسم اٹھائی کہ تندرست ہو گئے تو سولکڑیاں ماریں گے حالانکہ ان کی بیوی چنداں قصور وار نہ تھی سو اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک حیلہ سمجھا دیا کہ اس طرح گھاس کا مٹھا ماریں تو قسم پوری ہو جائے گی۔

امام فخر الدین رازی اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قسم کیوں اٹھائی؟ اس میں اختلاف ہے بہرصورت انہوں نے قسم اٹھائی کہ سو کوڑے ماریں گے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آسان چیز سے قسم پورا کرنے کا حکم دیا اور رخصت اب بھی قائم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک بیمار کو سوٹہنیوں سے مارنے کا حکم دیا۔ (۹)

(۲) حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنے بھائی کو روکنے کے لئے حیلہ:

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کو اپنے پاس ٹھہرانے کے لئے اس کے کجاوے میں اپنا پیمانہ رکھوا دیا اور پھر تلاشی لی گئی اور چوری کی سزا کے طور پر ان کو اپنے ہاں ٹھہرایا۔ اس تدبیر کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

کذلک کدنا لیوسف ما کان لیاخذ اخاه فی دین الملک (۱۰)

اسی طرح ہم نے یہ تدبیر یوسف علیہ السلام کو بتائی اور وہ بادشاہ کے قانون کے مطابق اس کو نہیں پکڑ سکتا تھا۔

امام سرخسی اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے حیلہ کا جواز بیان کرتے ہیں۔

و کان هذا حیلة الامساک اخیه عنده (۱۱)

یہ اپنے بھائی کو اپنے ہاں ٹھہرانے کا حیلہ تھا۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

(۳) منافقین کے حیلوں کے مقابلے میں حیلوں کا جواز:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **ومکرو مکراً و مکرنا مکراً وھم لا یشعرون ٥ (۱۳)**

اور انہوں نے مکر کیا اور ہم نے بھی (جواباً) خفیہ تدبیر کی اور وہ (اس کا) شعور نہیں رکھتے۔

ایک دوسرے مقام پر ہے: **ان المنفقین یخادعون اللہ وھو خادعھم (۱۳)**

بلاشبہ منافقین اللہ کو دھوکا دیتے ہیں اور اللہ ان کو دھوکے کی سزا دیتا ہے۔

اس آیت میں خبر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کے ساتھ مکر کا جواب بھی خفیہ تدبیر کے ساتھ دیتا ہے اور یہ حیلے اور تدابیر منافقین کے خلاف ہیں۔ سو حیلہ کرنے والے اس چیز کی اقتداء کرتے ہیں۔ (کہ حق کا ساتھ دینے اور باطل کو نقصان دینے کے لئے حیلے کرتے ہیں)۔ (۱۴)

(۴) تنگیوں سے چھٹکارے کی قوت سے حیلہ کا جواز:

اللہ تعالیٰ متقین کی ایک صفت ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے:

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً (۱۵)

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مشکلات سے نکلنے کا راستہ عطا کر دیتا ہے۔

امام ابن قیم حیلہ کو جائز قرار دینے والوں کے دلائل کا تذکرہ کرتے ہوئے اس آیت سے وجہ استدلال اس طرح ذکر کرتے ہیں:

والحیل مخارج من المضائق (۱۶) اور حیلے مشکلات سے نکلنے کا نام ہے۔

اس لئے معلوم ہوا کہ حیلہ کرنا جائز ہے۔

(۵) کفار سے خلاصی کے لئے حیلے کا جواز:

قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے:

الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان لا یستطیعون حیلة و لا یھتدون سبیلاً (۱۷)

مگر جو کمزور مرد اور خواتین اور بچے (کفار سے خلاصی کے حصول کے لئے) کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اور نہ کوئی راستہ پاتے ہیں۔

امام ابن قیم اس آیت کے تحت تحریر کرتے ہیں کہ اس حیلے سے مراد کفار سے چھٹکارے کی تدبیر کرنا جیسے حضرت نعیم بن مسعودؓ نے غزوۂ خندق کے موقع پر کی تھی۔ (۱۸)

علم و فن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابو زرعہ)

(۶) حالت عدت میں عورت کو پیغامِ نکاح دینے میں حیلہ:

قرآن حکیم میں ہے:

ولا جناح علیکم فیما عرضتم به من خطبة النساء او اکننتم فی انفسکم (۱۹)

اورتم کوکوئی گناہ نہیں اس میں کہ تم عورتوں کواشارے میں پیغام نکاح دو یا اپنے دل میں پوشیدہ رکھو۔

امام سرخسی اس آیت سے یوں استدلال کرتے ہیں:

یہ آیت تعریض کے استعمال میں اصل ہے سواللہ تعالیٰ نے اشارے سے کلام کو جائز قرار دیا اور صراحت کے ساتھ پیغامِ نکاح کی ممانعت کر دی۔ (۲۰)

(۷) ربا الفضل سے بچنے کا حیلہ (۲۱۔اے)

حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آپ کے لئے اعلیٰ درجے کے خرمے لایا تو آپ نے فرمایا کیا خیبر کے سارے چھوہارے ایسے ہوتے ہیں۔ عرض کیا نہیں یارسول اللہ ہم ان چھوہاروں کا ایک صاع دو صاع کے عوض اور دو صاع تین صاع کے عوض خرید لیتے ہیں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ کم درجے کی کھجور دراہم کے عوض بیچو اور دراہم سے اعلیٰ درجے کی کھجور خرید لو۔ (۲۱۔ بی)

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت بلالؓ آپ کی خدمت میں برنی کھجوریں لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کہاں سے لائے ہو۔ عرض کیا ہمارے پاس ردی کھجوریں تھیں تو میں نے اس کے دو صاع ایک صاع کے عوض بیچ دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَوَّهْ عَنِ الربا لا تفعل ولکن اذا اردت ان تشتری التمر فبعه ببیع اخر ثم اشتربه (۲۲)

ہائے ایسا نہ کرو یہ بالکل سود ہے اگر تم چھوہارے خریدنا چاہوتو دوسری بیع سے بیچ دو پھر اس سے خریدو۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ہمارے اصحاب (شوافع) اور ان کے موافق (احناف) دلیل پکڑتے ہیں کہ ایسا کرنا حرام نہیں ہے اور یہ حیلہ ہے جس پر بعض لوگ عمل پیرا ہیں جبکہ امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک حرام ہے۔ (۲۳)

ملا علی قاری ان احادیث سے یوں استدلال کرتے ہیں:

هذا الحدیث کالذی قبله صریح فی جواز الحیلة فی الربا الذی قال به ابو حنیفة والشافعی (۲۴)

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

یہ حدیث اس سے قبل والی حدیث کی طرح سود میں جواز حیلہ کی حرمت ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

(۸) حالت مرض میں اقامت حد میں حیلہ:

حضرت ابو امامہ بن سھل سے روایت ہے۔ بعض انصار صحابہ کرام نے خبر دی کہ ایک آدمی انتہائی بیمار تھا، ایک لونڈی آئی تو انہوں نے اس لونڈی سے مجامعت کر لی پھر اس قبیلے کے لوگ اس کی عیادت کو آئے تو اس نے اپنی غلطی کی خبر دی اور گزارش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق فتویٰ پوچھیں تو فرمایا کہ سو تنکے لے کر ایک ہی بار ان کو مارو۔ سو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (۲۵)

(۹) جنگ کے دوران حیلہ گری:

جنگ کے دوران مختلف حیل اور تدابیر اختیار کرنا بھی حکمت عملی میں شامل ہوتا ہے۔
حضرت علی المرتضیٰ روایت کرتے ہیں کہ:

اذا حدثتکم فیما بینی و بینکم فانما الحرب خدعة (۲۶)

جب میں آپس میں (جنگی حکمت عملی کے حوالے سے) بات چیت کروں (تو یہ اصول مدنظر رہے کہ) جنگ دھوکہ دہی کا نام ہی ہے۔

غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت نعیم بن مسعودؓ کا دشمنوں اور منافقوں کے ساتھ حیلہ اور تدبیر اسی حدیث کے تحت تھا۔ (۲۷)

(۱۰) وعدہ خلافی سے بچنے کے لئے حیلہ:

حضرت عبداللہ بن بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتاب اللہ کی کسی آیت کے حوالے سے پوچھا گیا تو فرمایا میں اس وقت تک مسجد سے نہیں نکلوں گا جب تک اس آیت کے بارے میں نہ بتا دوں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد سے ایک قدم باہر نکالنے کے بعد اس آیت کے بارے میں بتایا۔ (۲۸)

امام سرخسی اس حدیث کا فائدہ ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ خلافی سے بچنے (اور دوسری روایت کے مطابق آپ نے قسم اٹھائی تھی اس لئے حنث سے بچنے کے لئے) ایک قدم نکلنے کے بعد دوسرا قدم نکالنے سے پہلے آیت بتا دی۔ (۲۹)

امام ابن قیم کے مطابق امام خصاف نے اپنی کتاب ''الحیل'' کی بنیاد اس حدیث پر رکھی ہے۔(۳۰)

(۱۱) تین مواقعوں پر حیلہ کا جواز:

حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مواقع پر جھوٹ بولنے کی اجازت دے دی۔

۱۔ وہ آدمی جو لوگوں کے مابین صلح کرانا چاہے۔

۲۔ وہ آدمی جو اپنی عورت کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ بولے۔

۳۔ وہ آدمی جو جنگ میں جھوٹ بولے۔(۳۱)

امام سرخسی کے نزدیک اس کی تاویل یہ ہے کہ ایسا کنایہ و اشارہ بیان کرنا جس کی مراد سامع پر مخفی ہو اور وہ دل میں ظاہر کے خلاف بات چھپائے رکھے۔(۳۲)

اب حیلے کے عدم جواز کے دلائل کو بیان کیا جاتا ہے۔

حیلے کے عدمِ جواز کے دلائل:

قرآن و حدیث میں حیلے کے عدمِ جواز کے چند دلائل حسب ذیل ہیں:

(۱) حیلہ گری۔شیوۂ منافقین:

قرآن حکیم میں ہے:

یخادعون اللہ والذین اٰمنوا (۳۳)

وہ اللہ اور صاحبانِ ایمان کو دھوکا دیتے ہیں۔

اور مخادعت یہ ہے کہ ایسا حیلہ کرنا کہ خیر اور بھلائی کو ظاہر کرنا اور دل میں اس کے خلاف ہونا تاکہ مقصود حاصل ہو اور یہ چیز حیلے میں موجود ہے اور اللہ تعالیٰ سے مخادعت حرام ہے۔(۳۴)

(۲) حیلہ اللہ کی آیات سے مذاق کے مترادف:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **ولا تتخذوا اٰیات اللہ هزواً** (۳۵)

اور اللہ کی آیات کا مذاق مت بناؤ۔

اور استہزا کا معنیٰ یہ ہے کہ اقوال و افعال کو مذاق پر محمول کرنا نہ کہ حقیقت پر اور یہ چیز حیلوں میں موجود ہے۔ اس لئے حیلہ کرنے والے قابل مذمت ہیں۔ (۳۶)

(۳) واقعہ سبت سے ابطال حیلہ کی دلیل:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنالھم کونوا قردۃً خٰسئین ○ (۳۷)

تحقیق تم جان چکے ہو جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے روز زیادتی کی سو ہم نے ان سے کہا ذلیل بندر ہو جاؤ۔

بنی اسرائیل کو تورات میں حکم ہوا کہ شنبہ (ہفتہ) کا دن خالص عبادت کے لئے مقرر ہے۔ اس دن مچھلی کا شکار مت کرو۔ وہ لوگ فریب اور حیلہ سے ہفتہ کے روز شکار کرنے لگے تو ان کو اس کی سزا دی گئی۔

(۴) چربی کی فروخت میں حیلہ کی مذمت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود پر چربی حرام قرار دی گئی۔ وہ حیلہ کر کے چربی کو پگھلا کر فروخت کر دیتے تو ان پر لعنت بھیجی گئی اور مذمت کی گئی۔ (۳۸)

(۵) منصوبے کے ساتھ حلالہ کے باب میں حیلہ کرنے پر لعنت:

حدیث پاک میں ہے:

لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحلل والمحلل لہ (۳۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے کیا جائے دونوں پر لعنت بھیجی۔

سیدنا عمر فاروقؓ نے تو یہاں تک فرمایا کہ ایسے آدمیوں کو میرے پاس لاؤ تو میں ان کو رجم کروں گا۔ (۴۰)

(۶) قیمت بڑھانے کے لئے حیلہ اپنانے کی ممانعت:

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض قیمت بڑھانے کے لئے بولی دینے سے منع فرما دیا۔ (۴۱)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ : امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

(۷) زکوٰۃ کو ساقط کرنے کے لئے حیلہ کی ممانعت:

حضرت انس نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے لئے زکوٰۃ کا حکمنامہ لکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا تھا اور اس میں یہ بھی حکم تھا کہ زکوٰۃ سے بچنے کے لئے دو مالکوں کا مال جدا جدا ہونے کی صورت میں اکٹھا نہ کیا جائے اور ایک مالک کا اکٹھا مال جدا جدا نہ کیا جائے۔ (۴۲)

اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ سے بچنے کے لئے کسی قسم کا حیلہ اپنانا منع ہے۔

(۸) رشوت کو (حیلہ کرتے ہوئے) بطور ہدیہ لینے کی ممانعت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن لتبیہ کو زکوٰۃ اکٹھا کرنے کے لئے نامزد کیا۔ جب وہ واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے حساب طلب کیا تو اس نے مال کے دو ڈھیر لگا دیئے۔ ایک کی نسبت کہا کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے اور دوسرے ڈھیر کے متعلق کہا کہ یہ مجھے تحائف ملے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا تو اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھے رہتا تب تجھے یہ تحائف ملتے تو پھر تو سچا تھا۔ (۴۳)

آج کل ہمارے ہاں عدلیہ، پولیس اور دیگر سرکاری محکموں میں تحائف و ہدایا کے نام پر اکثر رشوت لی اور دی جاتی ہے۔

(۹) ربا النسیئہ سے بچنے کیلئے حیلہ کی ممانعت: (۴۴۔اے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا اقرض احدکم فلا یاخذ ھدیۃ (۴۴۔بی)

جب تم میں سے کوئی قرض دے تو اس سے ہدیہ نہ لے۔

کیونکہ اس صورت میں ہدیہ کی صورت میں قرض پر سود کی شکل بنتی ہے۔ اس لئے اس حیلے کو اپنانے سے منع فرما دیا۔

نوٹ: سود میں حیلہ کو اپنانے کا ذکر ربا الفضل میں ملتا ہے جس کا ذکر حیلے کے جواز کے دلائل میں گزرا۔ اس لئے ان احادیث میں تعارض نہیں ہے کہ جواز حیلہ ربا الفضل (جس میں جنس کا تبادلہ ہوتا ہے۔ قرض اور مدت کا معاملہ نہیں ہوتا) سے متعلق ہے اور عدمِ جواز

حیلہ ربا النسیئہ (جس میں قرض پر مدت یا مہلت کے اعتبار سے مقررمنافع یا عوض لیا جاتا ہے) سے متعلق ہے۔

(۱۰) سفارش کرنے والے کو بھی ہدیہ قبول کرنے کی ممانعت:

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی دوسرے کی سفارش کرے پھر وہ شخص اس سفارش کے عوض اس سفارش کرنے والے کو کوئی تحفہ بھیجے اور وہ اسے قبول کرلے تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے میں داخل ہوا۔(۴۵)

سفارش حسنہ مستحب اور کبھی واجب ہوتی ہے۔ اس لئے اس پر اجرت سود کی مانند ہے کیونکہ قرض حسنہ پر مقرر نفع سود کہلاتا ہے۔ اگر غلط کام کی سفارش ہو تو اس پر ہدیہ کا قبول کرنا رشوت کی مانند ہوگا۔

(۱۱) ہبہ کر کے واپس لینے کی ممانعت:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کر کے پھر اس کو پھیرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو چاٹنے جاتا ہے۔ ہم مسلمانوں کے لئے ایسی مثال نہ ہونی چاہئے۔(۴۶)

بہت سے حیلوں میں ہبہ کر کے واپسی کی جاتی ہے۔ اس لئے اس حدیث میں اس طریق کی ممانعت کر دی گئی۔

خلاصہ بحث:

جواز و عدم جواز حیل کے دلائل میں تطبیق یہ ہے کہ کچھ حیلے جائز ہیں اور کچھ حیلے ناجائز ہیں۔ علاوہ ازیں جائز اور ناجائز حیلوں کی امثلہ بھی ہمارے سامنے آئیں۔ اب ذیل میں باقاعدہ دونوں طرح کے حیلوں کی امثلہ ذکر کی جاتی ہیں۔

جائز حیلوں کی امثلہ:

امام ابن قیم نے جائز حیلوں کی بہت سی امثلہ اپنی مشہور کتاب ''اعلام الموقعین'' میں دی ہیں۔ ان میں سے چند امثلہ حسب ذیل ہیں:(۴۷)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ : امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

(۱) زراعت میں مشغول زمین کے اجارہ میں حیلہ:

وہ زمین جس میں پیداوار کھڑی ہو، کا اجارہ درست نہیں ہے۔ اس اجارے کو درست کرنے کے دو حیلے ہیں:

۱۔ پہلے پیداوار کو بیچ لے پھر زمین کو اجارہ پر دے تو پھر مستاجر کی ملک سے زمین مشغول ہوگئی اور یہ چیز اجارہ کے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔

۲۔ اجارہ پر دے مگر اس کی مدت اخذ زراعت کی مدت کے اختتام کے بعد شروع ہوئی ہو تو پھر بھی اجارہ درست ہے۔

(۲) دم سے بچنے کے لئے حیلہ:

اگر کوئی آدمی بغیر احرام کے میقات سے تجاوز کر جائے تو ایسی صورت میں دم بھی لازم ہوگا۔ اس میں حیلہ یہ ہے کہ وہ میقات کی طرف واپس آئے اور وہاں سے احرام باندھے۔

(۳) قضائے حج اور دم سے بچنے کا حیلہ:

اگر کسی کو خوف ہو کہ وقت تنگ ہے اور حج کا احرام نہیں ہو سکے گا اور اس پر قضا لازم آئے گی اور دم بھی تو اس سے بچنے کے لئے حیلہ یہ ہے کہ وہ مطلقاً احرام باندھے اور تعین نہ کرے اگر وقت میں وسعت ہو تو اس کو حج مفرد، قران یا تمتع بنا لے اور اگر وقت تنگ ہو تو عمرہ کا احرام باندھ لے اور نیت کرے اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔

(۴) مؤکل کے لئے وکیل کی شہادت کے جائز قرار دینے میں حیلہ:

اگر مؤکل کے متعلق اس کے وکیل کی شہادت ہو تو وہ قبول نہیں ہوتی۔ اس کیلئے حیلہ یہ ہے کہ اس کو وکالت سے معزول کر دیا جائے پھر شہادت قائم کروائی جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

(۵) حلف میں حیلہ:

اگر کسی نے حلف اٹھایا اور چاہتا ہے کہ حلف اٹھائے مگر حانث نہ ہو تو حیلہ یہ ہے کہ وہ اپنی زبان سے بوقت حلف ان شاء اللہ کہہ دے تو وہ حانث نہ ہوگا۔

علم و فن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابوزرعہ)

(۶) طلاق میں حیلہ:

ایک آدمی امام ابوحنیفہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا ہے کہ اگر تو نے فجر ہونے سے پہلے مجھ سے کلام کرنا شروع نہ کیا اور اپنا سابقہ ترک کلام والا رویہ برقرار رکھا تو تجھے تین طلاقیں۔ آپ نے فرمایا کہ جا اور مؤذن سے کہہ کہ وقت فجر سے قبل اذان دے دے۔ شاید وہ سنے تو تجھ سے کلام کرے تو اس کے پاس جا کر یہ کہہ کہ فجر کی اذان سے پہلے مجھ سے ضرور کلام کر۔ اس نے کہا فجر ہو چکی اور میں تجھ سے خلاصی پا چکی ہوں۔ اس نے کہا تو نے فجر سے پہلے مجھ سے کلام کیا ہے۔ امام ابن قیم کہتے ہیں یہ بہترین حیلوں میں سے ہے۔

(۷) حق مہر میں حیلہ:

امام ابوحنیفہ کے پڑوس میں ایک نوجوان رہتا تھا۔ اس نے اپنی پسند کی شادی کا ارادہ کیا مگر اس عورت نے اس کی طاقت سے زیادہ مہر مانگا۔ آپ نے فرمایا جتنا مانگتی ہے باندھ دو۔ بعد ازاں وہ نوجوان عورت کے پاس گیا کہ مجھے قرض والے تنگ کر رہے ہیں اس لئے طویل سفر پر روانہ ہو رہا ہوں۔ یہ چیز بیوی اور اس کے اولیاء کو ناگوار گزری اور وہ حق مہر نہ لینے پر راضی ہو گئے۔

(۸) اجارہ میں حیلہ:

کسی نے اپنا گھر، معلوم اجرت پر کرایہ پر دیا۔ کرایہ دار کو خوف ہے کہ مکریٔ اس سے دھوکا کرے گا اور اجارہ فسخ کر دے گا کہ اس کو ولایت اجارہ حاصل نہیں تھی یا وہ گھر اس کے بیٹے یا عورت کی ملک ہے۔ اس کے لئے حیلہ یہ ہے کہ وہ مستاجر سے ضمانت رکھوا لے کہ اگر اجارہ فاسد ہوا تو وہ رقم اس کی ہو گی۔

(۹) خرید و فروخت میں مکر کا مکر سے مقابلہ:

اگر کسی نے کوئی گھر خریدا اور بائع کی طرف سے خوف ہے کہ وہ دعویٰ کرے گا کہ بعض حصہ اس کی اولاد کا ہے تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ:

۱۔ اس سے گواہی لے لے کہ اگر اس کی طرف سے کوئی دعویٰ کیا گیا تو وہ باطل ہو گا اور گواہی جھوٹ ہو گی۔

۲۔ اس کی قیمت قیمت خرید سے زیادہ تحریر کی جائے تا کہ واپسی کا راستہ ختم ہو جائے۔

☆ قال الشافعي رحمه الله تعالى : الفقهاء كلهم عيال ابي حنيفه في الفقه ☆

ناجائز حیلوں کی امثلہ:

امام ابن قیم نے ناجائز حیلوں کی بھی بہت سی امثلہ تحریر کی ہیں۔ ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں: (۴۸)

(۱) اسقاطِ حد سرقہ کے لئے حیلہ:

چور یہ کہے کہ یہ میرا مال ہے یا کہے کہ یہ میرا گھر ہے یا یہ کہے کہ اس کا مالک میرا غلام ہے تو اس صورت میں حد سرقہ ساقط نہ ہوگی۔

(۲) اسقاطِ حد سرقہ کے لئے ایک اور حیلہ:

ایک چور دروازے پر کھڑا ہو اور دوسرا اندر جائے اور سامان لا کر سطح زمین پر رکھ دے اور باہر والا چور وہاں سے سامان اٹھا لے۔ ایسا حیلہ بھی باطل ہے اور اس کے باوجود اسے سزا ملے گی۔

(۳) اسقاطِ قصاص کے حیلہ کا ابطال:

کسی آدمی نے کسی دوسرے کو زخمی کر دیا۔ اس کو خدشہ ہوا کہ وہ اس زخم میں مر جائے گا۔ اس نے اس کو زہر آلود دوائی دی اور اس کو قتل کر دیا تو اس سے قصاص ساقط نہیں ہوگا۔

(۴) زوجہ کو میراث سے محروم کرنے کا حیلہ:

خاوند مرض الموت میں اپنی بیوی کو میراث سے محروم کرنے کے لئے یہ اقرار کر جائے کہ اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے چکا ہے تو یہ حیلہ باطل ہوگا اور اس کی بیوی وارث ہوگی۔

(۵) اسقاطِ زکوٰۃ کا حیلہ:

اگر کسی کے پاس نصابِ زکوٰۃ ہو تو وہ سال پورا ہونے سے قبل کچھ ہبہ کر دے پھر اسے واپس لے لے تو زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی۔ یہ حیلہ باطل ہے اور زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی۔

(۶) اسقاطِ زکوٰۃ کا ایک اور حیلہ:

کوئی آدمی آخر سال میں تجارت کے مال کی بجائے ذاتی مال کی نیت کرے پھر دوبارہ تجارت کی نیت کرے تو بھی زکوٰۃ لازم نہ ہوگی۔ یہ حیلہ بھی باطل ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں

(۷) اسقاطِ زکوٰۃ کا تیسرا حیلہ:

کسی کے پاس سونا اور چاندی ہو تو وہ کسی دوسرے کو لوٹا دے اور اس سے سونا اور چاندی لے لے تو دونوں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔ یہ تمام حیلے باطل ہیں اور تمام صورتوں میں زکوٰۃ لازم ہوگی۔

(۸) قضاءِ حج کے اسقاطِ میں حیلہ:

اگر کسی نے احرام باندھا مگر اس کو حج کے فوت ہونے کا خوف ہے تو حیلہ یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی حالت احرام میں تکفیر کر دے تو حج کی قضا ساقط ہو جائے گی۔ یہ حیلہ باطل ہے اور انتہائی قابل مذمت بھی کہ ایسا آدمی حیلہ کرنے سے دولت ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

(۹) وارث کے لئے وصیت کا حیلہ:

اگر کوئی آدمی مرض الموت میں ہے۔ اس دوران وہ اقرار کرے کہ میں نے حالت صحت میں فلاں وارث کو اتنے روپے ادا کئے یا اس کے لئے قرض کا اقرار کیا تو ایسا حیلہ باطل سمجھتے ہوئے اس کے اقرار کو نہیں مانا جائے گا۔

(۱۰) حدِ زنا سے اسقاط کا حیلہ:

کوئی آدمی شراب پی کر زنا کرے تاکہ حد زنا سے بچ جائے۔ یا کسی عورت کو اجرت پر سامان اٹھانے کے لئے لے اور اس سے زنا کرے۔ یہ تمام حیلے باطل ہیں اور زانی کو ان حیلوں کے باوجود سزا ملے گی کیونکہ ایسے حیلے احکاماتِ الٰہی سے فرار کے مترادف ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مقاصد شریعت کو پامال کئے بغیر جن حیلوں کو سہولت کی خاطر اپنانے کی اجازت ہے انہیں اپنانے، اور مقاصد شریعت سے متصادم ناجائز حیلوں سے اجتناب اور احکامات الٰہی کی اطاعت کی توفیق عطا فرما۔

عمدہ لکھائی ——— بہترین چھپائی
مسوّدہ دیجئے ——— کتاب لیجئے
جمیل برادرز
ناظم آباد، کراچی

حوالہ جات

۱۔ لوئیس مالوف، المنجد، المطبعہ الکاتولیکیہ، بیروت: ۱۶۵۔

۲۔ ابن نجیم، زین الدین ۹۷۰ھ، الاشباہ والنظائر، ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی، کراچی: ۲۱۸۔

۳۔ ابن قیم، شمس الدین محمد بن ابی بکر ۷۵۱ھ، اعلام الموقعین عن رب العلمین، مطبع السعادۃ، مصر، ۱۳۷۴ھ، ۳: ۲۵۲۔

۴۔ ایضاً۔

۵۔ راغب اصفہانی، ابوالقاسم حسین بن محمد، ۵۰۲ھ، المفردات فی غریب القرآن، دارالمعرفۃ بیروت، لبنان: ۱۳۸۔

۶۔ محمصانی، الدکتور صبحی فلسفہ شریعت اسلام، مجلس ترقی ادب، لاہور ۱۹۹۰ء: ۲۷۴۔

۷۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳: ۸۔ ۳۴۷۔

۸۔ ایضاً۔ ص، ۳۸۔ ۴۴۔

۹۔ الرازی، محمد بن عمر بن الحسین، ۶۰۶ھ، التفسیر الکبیر، مکتب الاعلوم الاسلامی، ایران، ۱۲۱۳ھ، ۲۶: ۲۱۵۔

۱۰۔ سورۂ یوسف، ۱۲: ۷۶۔

۱۱۔ السرخسی، محمد بن احمد، ۴۸۳ھ، المبسوط، دارالمعرفۃ بیروت، لبنان، ۱۳۹۸ھ، ۲۹: ۲۰۹۔

۱۲۔ النمل، ۲۷: ۵۰۔

۱۳۔ النساء، ۴: ۱۴۲۔

۱۴۔ عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی، مذہب اصول الامام احمد، مؤسستہ الرسالۃ، ۱۴۱۰ھ: ۵۳۲۔

۱۵۔ سورۃ الطلاق، ۶۵: ۲۔

۱۶۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳: ۳۲۴۔

۱۷۔ سورۃ النساء، ۴: ۹۸۔

۱۸۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳: ۲۵۲۔

۱۹۔ البقرہ، ۲: ۲۳۵۔

۲۰۔ السرخسی، المبسوط، ۲۹: ۲۱۲۔

۲۱A۔ ربا الفضل: ایک جنس کے تفاوت کے ساتھ تبادلے کو ربا الفضل کہتے ہیں جیسے ایک من گندم کے بدلے ڈیڑھ من گندم خریدنا اگرچہ گندم کی کوالٹی مختلف ہو۔ یہ سود کی قسم ہمارے ہاں زیادہ مروج نہیں ہے۔

علم و فن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابوزرعہ)

21B۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، ۲۵۶ھ، الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ، قدیمی کتب خانہ کراچی، کتاب البیوع، ۱: ۲۹۳۔

۲۲۔ مسلم، بن حجاج قشیری ۲۶۱ھ، الصحیح، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۲: ۲۶۔

۲۳۔ نووی، یحییٰ بن شرف ۶۷۶ھ، شرح صحیح مسلم، قدیمی کتب خانہ، کراچی ۱۹۵۶ء، ۲: ۲۶۔

۲۴۔ ملاعلی قاری، علی بن سلطان ۱۰۱۴ھ، مرقاۃ المفاتیح، مکتبہ امدادیہ، ملتان، ۶: ۶۳۔

۲۵۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، ۲۷۵ھ، سنن، مکتبہ امدادیہ، ملتان، ۲: ۲۶۶۔

۲۶۔ ایضاً۔ ۲: ۳۰۸۔

۲۷۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳: ۲۵۲۔

۲۸۔ السرخسی، المبسوط، ۲۹: ۲۱۰۔

۲۹۔ ایضاً، ۲۹: ۱۱۔ ۲۱۰۔

۳۰۔ ابن قیم، اعلوم الموقعین، ۳: ۲۰۴۔

۳۱۔ الترمذی، محمد بن عیسیٰ ۲۷۹ھ، الجامع، اسلامی کتب خانہ خانہ، دیوبند، یوپی، بھارت ۱۹۸۵ء، ۲: ۱۵۔

۳۲۔ السرخسی، المبسوط، کتاب الحیل، ۲۹: ۲۱۱۔

۳۳۔ البقرۃ، ۲: ۹۔

۳۴۔ اصول مذہب الامام احمد، ۵۳۵۔

۳۵۔ البقرۃ، ۲: ۲۳۱۔

۳۶۔ اصول مذہب الامام احمد: ۵۳۵۔

۳۷۔ البقرۃ، ۲: ۶۵۔

۳۸۔ مسلم، کتاب المساقاۃ، ۲: ۲۳۔

۳۹۔ الترمذی، ابواب النکاح، ۲: ۲۱۳۔

۴۰۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳: ۱۸۵۔

۴۱۔ البخاری، الصحیح، کتاب الحیل، ۲: ۱۰۳۰۔

۴۲۔ ایضاً: ۱۰۲۹۔

۴۳۔ ایضاً: ۱۰۳۳۔

44A ربا النسیئہ: سود کی وہ قسم جس میں ادھار یا قرض پر مقرر منافع یا عوض لیا جاتا ہے۔

44B ابن ماجہ، محمد بن یزید، ۲۷۳ھ، سنن، قدیمی کتب خانہ، کراچی: ۱۷۵۔

۴۵۔ ابوداؤد، کتاب البیوع، ۲: ۱۴۳۔

۴۶۔ البخاری، کتاب الحیل، ۲: ۱۰۳۲، ابوداؤد، کتاب البیوع، ۲: ۱۴۳۔

۴۷۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳: ۳۹۴۔ ۳۵۶۔

۴۸۔ ابن قیم، اعلام الموقعین، ۳: ۳۱۷۔ ۲۵۵۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا